REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ؁ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱؍

۵ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۲ وفا ۱۳۲۸ ش	۲ جولائی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۵۱

پاکستان کے ہمسایہ اسلامی ملک جہادِ کشمیر میں دوش بدوش حصہ لیں گے

حضرت ملائے شور بازار کا اعلان

کابل یکم جولائی۔ افغانستان کے مذہبی رہنما حضرت ملائے شور بازار نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پاکستان اور افغانستان کی اپنے گھریلو مسائل میں تعلقات کی خواہ کوئی نوعیت ہو۔ لیکن میں اس حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ کشمیر کی جنگ ایک مقدس جنگ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ چونکہ اتحادی قوموں کے کمیشن کی گفتگو بڑے نازک مرحلے پر ہے۔ لہٰذا میں اس وقت زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میں یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتا۔ کہ جہاد کشمیر میں پاکستان کے تمام ہمسایہ اسلامی ممالک دوش بدوش حصہ لے کر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

لاہور اور جالندھر کے درمیان بس سروس

لاہور یکم جولائی۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ہفتے سے لاہور اور جالندھر کے درمیان بس سروس کا انتظام کر دیا ہے۔ یہ انتظام ان لوگوں کی سہولت کے لئے کیا گیا ہے جو اپنا سامان وغیرہ لانے کے سلسلے میں مشرقی پنجاب آتے جاتے ہیں۔ ان بسوں میں سفر کرنے والوں کی حفاظت کا انتظام مغربی پنجاب کی پولیس کیا کرے گی۔

ہدیہ مبارکباد

کراچی یکم جولائی۔ پاکستان کے گورنر جنرل حضرت الحاج خواجہ ناظم الدین نے کینیڈا کے یوم جشن کی تقریب پر کینیڈا کے گورنر جنرل کو ہدیہ مبارکباد ارسال کیا ہے۔

ریاستی مسلم لیگ ختم

کراچی یکم جولائی۔ ریاستی مسلم لیگ کے صدر اور سیکرٹری جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج سے ریاستی مسلم لیگ کو توڑ دیا گیا ہے۔

شرح تبادلہ چار آنے سینکڑہ

کراچی یکم جولائی۔ سٹیٹ بنک پاکستان کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ڈھاکہ۔ کراچی۔ لاہور اور پشاور میں سٹیٹ بنک کی شاخوں میں ہندوستانی نوٹوں کا تبادلہ ہو سکے گا۔ تبادلے کی شرح چار آنے فی سینکڑہ ہو گی۔

ہمیں ناکہ بندی کا ہر حق حاصل ہے

ہانگ کانگ یکم جولائی۔ چین کی نیشنلسٹ حکومت نے امریکہ کے مراسلے کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ کمیونسٹوں نے جن بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا ہے چین کی نیشنلسٹ حکومت کو ان کی ناکہ بندی کرنے کا ہر حق حاصل ہے۔ ایک خود مختار حکومت کو یہ اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے ملک میں جب چاہے۔ اور جس حصے پر چاہے آمد و رفت کی پابندی عاید کر دے۔

اس مراسلے میں امریکہ کو یہ یقین دلایا گیا ہے۔ کہ نیشنلسٹ حکومت اس امر کی کوشش کرے گی۔ کہ غیر ملکی جہازوں کو آئندہ نامناسب دقتوں سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ یاد رہے کہ امریکہ نے اپنے مراسلے میں نیشنلسٹ حکومت کو لکھا تھا۔ کہ اسے ناکہ بندی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ جواباً یہ کہا گیا ہے۔ کہ ایسا پہلے بھی کیا جاتا رہا ہے۔ اور حکومت اپنے ملک میں ایسا کرنے پر ہر وقت مجاز ہے۔

جنگلات کو فروغ دینے کی کانفرنس

کراچی یکم جولائی۔ آج جنگلات کو فروغ دینے کے سلسلے میں آل پاکستان کانفرنس کا دو روزہ اجلاس شروع ہوا۔ جس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر زراعت آنریبل پیرزادہ عبد الستار نے جنگلات کی ترقی اور فروغ دینے پر زور دیا۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے۔ کہ اس سلسلے میں کوئی عملی اور موثر قدم اٹھائیں۔ تقریر کے بعد دو کمیٹیاں مرتب کی گئیں۔ ایک کے صدر سرحد کے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ مقرر ہوئے۔ اور دوسری کے مشرقی بنگال کے وزیر زراعت۔ دونوں کمیٹیاں پاکستان میں جنگلات کو فروغ دینے کی پالیسی کے متعلق مفصل پروگرام تیار کریں گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گورنر سندھ نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار ایکڑ زمین میں جنگلات لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے کم از کم تیس فی صدی علاقے میں درخت لگ جائیں گے۔ یہ رقبہ اس پچاس ہزار ایکڑ کے علاوہ ہے۔ جس کا فیصلہ پہلے کیا جا چکا ہے

مغربی پنجاب میں چکوال کے مقام پر تیل کے کنوئیں دریافت کر لئے گئے

تیل نکالنے کا کام شروع ہو چکا ہے

کراچی یکم جولائی۔ آج برما آئل کمپنی کے صدر دفتر کراچی سے اس امر کا اعلان کیا گیا۔ کہ برما آئل کمپنی جو مدت سے مغربی پنجاب میں تیل کے کنوئیں دریافت کر رہی تھی۔ وہ چکوال کے مقام پر تیل کے چشمے معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ گو فی الحال اس امر کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ کہ ان چشموں سے کس قدر تیل نکل سکے گا ان چشموں کی تلاش دس سال سے شروع تھی۔ اور اس پر کم از کم چار کروڑ روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔ صرف علاقہ چکوال ہی میں کھدائی پر کم از کم تیس چالیس لاکھ روپیہ صرف ہؤا۔ اس کنوئیں کی کھدائی ۱۲ فروری کو شروع ہوئی۔ اور ۱۲۸۱ فٹ تک گہری کھدائی کی گئی۔ چنانچہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۱۱۲ پیپے تیل نکالا گیا ہے۔ چکوال کا یہ حصہ اٹک آئل کمپنی کے علاقے کے ساتھ ملحق ہے۔ جس میں سے روزانہ چودہ سو پیپے تیل نکالا جاتا ہے۔

شرح تین فی صدی ہی رہے گی

کراچی یکم جولائی۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے مرکزی دفتر کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی شرح منافع تین فی صدی فی سال میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

مل بیٹھنے کی تلقین

سیلون یکم جولائی۔ لنکا کے وزیر تجارت نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ لنکا پاکستان اور ہندوستان کا مفاد اسی میں ہے۔ کہ یہ تینوں ملک باہم مل کر باہمی تجارت کو فروغ دیں۔

مغربی بنگال میں بلوائیوں کا زور

کلکتہ یکم جولائی۔ مغربی بنگال کے قائم مقام وزیر اعظم نے ایک بیان میں صوبے کے عوام سے موجودہ تشدد کے دور کو ختم کرنے کے لئے تعاون کی اپیل کی ہے۔ آپ نے کہا۔ پولیس اکیلی اس مہم کو سر نہیں کر سکتی۔ لہٰذا جب تک صوبے کے عوام حکومت کا اس بارے میں ہاتھ نہیں بٹائیں گے۔ یہ جارحانہ اقدامات کا دور ختم نہیں ہوگا۔ آپ نے ان لوگوں کی سرگرمیوں کی بھی مذمت کی جو تشدد سے اپنے سیاسی عزائم کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ آج حکومت کے امتناعی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بلوائیوں نے پھر ایک جلوس نکالا۔ اور پولیس پر بم پھینکے۔ جس سے آٹھ افراد سخت زخمی ہو گئے۔ بمبئی کی خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ احمد نگر کے دیہاتی علاقوں میں بھی دور دور تک کمیونسٹوں کی خفیہ سرگرمیاں اثر کر چکی ہیں۔ حکومت نے مہاسبھا کے سکرٹری مسٹر وشن پانڈے کو بھی بیان بازی اور تقریر بازی سے باز رہنے کی تلقین کی ہے۔ کہ ان کی حالیہ تقریروں سے حکومت کے خلاف بے اطمینانی پھیل گئی ہے۔

پاکستان میں صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے مالی کارپوریشن کا قیام

کراچی یکم جولائی۔ پچھلے دنوں پاکستان میں صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے جو کارپوریشن بنائی گئی تھی۔ پاکستان پارلیمان کی طرف سے اس کے اعراض و مقاصد کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ کارپوریشن فوری طور پر لمبی مدت کے لئے فروغ صنعت کے لئے ایسے قرضے جاری کیا کرے گی۔ جو دوسرے بنکوں سے بآسانی نہیں مل سکتے۔ اس کا کل سرمایہ تین کروڑ ہوگا۔ ہر حصے کی قیمت ۵ ہزار روپے ہوگی۔ کل سرمایہ کو ساٹھ ہزار ادا شدہ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پہلے صرف چالیس ہزار حصے جاری کئے جائیں گے۔ جن میں سے بیس ہزار چار سو حکومت خریدے گی اور ۱۹ ہزار چھ سو عام لوگ خریدیں گے۔ یہ خریداری ۱۵ تاریخ سے شروع ہوگی۔ کارپوریشن کے ۸ ڈائرکٹر ہوں گے۔ جن میں سے ۵ کو مرکزی حکومت نامزد کرے گی۔ اور تین کو دیگر حصہ دار منتخب کریں گے۔ یہ کارپوریشن کاروباری اصولوں پر مفاد عامہ کے پیش نظر اپنے فرائض انجام دیا کرے گی۔ البتہ پالیسی کی رہنمائی مرکزی حکومت کیا کرے گی۔

قائد اعظم کی کوٹھی

بمبئی یکم جولائی۔ حکومت بمبئی نے قائد اعظم کی کوٹھی کو متروکہ جائیداد قرار دے دیا ہے۔ یہ اقدام حکومت نے اپنے تازہ آرڈیننس کے ماتحت کیا ہے۔ قائد اعظم کی یہ کوٹھی مالابار ہل پر تھی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات

"عبادات کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس مال نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی ہی میں کر سکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آجاتی ہے سچ ہے۔ پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ اس لئے انسان کو چاہئیے کہ حسب استطاعت خدا کے فرض بجا لاوے۔ اور روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔

ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔"

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص ۱۳۸)

۲۹ رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ! دوست اس مہینہ کی برکات وفیوض سے زیادہ سے زیادہ حصہ پانے کی کوشش کریں گے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر وکیل المال تحریک جدید حسب معمول حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ۲۹ رمضان المبارک کو ان احباب کی فہرست دعا کے لئے پیش کرے گا۔ جو اپنے وعدہ ہائے تحریک جدید مذکورہ تاریخ تک ادا کر دیں گے۔ اس لئے جو دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ جلد از جلد اپنے وعدوں کی رقوم مرکز میں ارسال فرمائیں یا مقامی جماعت کو ادا کر کے دفتر ہذا کو اطلاع کر دیں تا ان کے نام حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی فہرست میں شامل کئے جا سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نائب وکیل المال تحریک جدید

مسماۃ ممتاز سکنہ امرتسر کے ورثاء کہاں ہیں؟

مسماۃ ممتاز دختر شمشاد علی شاہ سکنہ امرتسر شہر بازیابی کے بعد قریباً ایک سال سے ویمنز ہوم لاہور میں ہے۔ اس کے وارث جہاں کہیں بھی ہوں اسے لے جائیں۔

مرزا بشیر احمد ایم۔اے رتن باغ لاہور

اطلاع

جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے طلباء جو عطیہ جات بھیجنا چاہیں وہ امانت سٹوڈنٹس یونین نمبر ۵۵۸ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دیں۔

وائس پریذیڈنٹ سٹوڈنٹس یونین احمد نگر

جامعہ احمدیہ میں سٹوڈنٹس یونین کا قیام

طلباء جامعہ احمدیہ کی فلاح وبہبود اور انتظامی امور میں دسترس حاصل کرنے کے لئے جہاں کئی اور مفید تجاویز عمل میں لائی جا رہی ہیں وہاں ایک نہایت مفید تجویز طلباء کی یونین کا قیام ہے جو اساتذہ وطلباء کے تعاون واتحاد سے بنائی گئی ہے۔ جناب صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر ایم۔اے یونین کے پریذیڈنٹ ہیں۔ آپ کی نگرانی میں ہر جماعت سے ایک نمائندہ منتخب کر کے یونین کی مجلس عاملہ کی تشکیل کی گئی۔ چونکہ مدرسہ احمدیہ بھی دو سال سے جامعہ احمدیہ کے ساتھ ملحق ہے لہذا تمام طلباء مدرسہ احمدیہ بھی اس کے باقاعدہ ممبر ہیں۔

مورخہ ۲۶ ہجرت ۳۲۸ ہش کو اس یونین کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ جس کے لئے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو دعوت دی گئی تھی۔ افسوس کہ وہ اپنی علالت کے باعث تشریف نہ لا سکے تاہم مکرم مولوی عبد المغنی خانصاحب وکیل التبشیر ربوہ سے تشریف لا کر شریک اجلاس ہوئے۔ اجلاس کی صدارت مکرم صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر پریذیڈنٹ جامعہ یونین جامعہ احمدیہ نے فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے یونین کے قیام پر طلبہ واساتذہ کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ اپنے آئندہ طریق کار میں دعا کو سب سے زیادہ اہمیت دیں۔ اور اس سلسلے میں بعض واقعات بھی سنائے جن میں دعا کا خارق عادت اثر ظہور پذیر ہوا تھا۔

آپ کے بعد مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس مدرس مدرسہ احمدیہ نے تقریر کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور توحید کے اقرار۔ اور اپنی تمام تر مساعی کو خدا ہی کے لئے وقف کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے طلباء کو مفید نصائح فرمائیں۔

آپ کے بعد جناب محمد شفیع صاحب اشرف نے تقریر کرتے ہوئے طلباء سے اپیل کی کہ یونین کے قیام کے بعد جو ذمہ واریاں ان پر آپڑی ہیں انہیں چاہیئے کہ نہایت احسن طریق پر ان سے عہدہ برآ ہوں اور تعاون واتحاد سے ان تمام نیک اور مقدس ارادوں کو حاصل کریں جو یونین کے قیام سے وابستہ ہیں۔

اشرف صاحب کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر وائس پریذیڈنٹ جامعہ یونین نے یونین کے اغراض ومقاصد اور آئندہ لائحہ عمل سے احباب کو روشناس کرایا اور اپیل کی کہ احباب اس سلسلہ میں ہر ممکن مدد فرمائیں۔ طلباء کی بہبودی کے لئے یونین کے مدنظر جو سکیمیں ہیں آپ نے اس کا مختصر ذکر کیا اور آئندہ ہونے والے علمی مقابلہ کا اعلان کیا جو ایک مقالہ کی شکل میں ہوگا اور طلباء موسمی تعطیلات میں تیار کر کے لائیں گے۔

جناب منیر صاحب کے بعد جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب نے تقریر فرماتے ہوئے اپنے زمانہ طالبعلمی کے دو واقعات سنائے جو نہایت مفید اور نصیحت آموز تھے۔

مکرم مولوی صاحب کے بعد جناب مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے یونین سے اپنے تمام تر تعاون کا یقین دلاتے ہوئے طلباء کی اس نیک اقدام پر حوصلہ افزائی کرتے ہوئے طلباء کو اپنے حقیقی مقصد کی طرف توجہ دلائی اور موسمی تعطیلات میں اپنے اس امتیاز کو عمدہ طریق سے قائم رکھنے کی تلقین فرمائی جو کسی طالبعلم کو بحیثیت مدرسہ احمدیہ یا جامعہ احمدیہ کے طالبعلم ہونے کے حاصل ہے۔

آپ کے بعد یونین کے پریذیڈنٹ اور اجلاس کے صدر مکرم جناب صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر ایم۔اے نے صدارتی تقریر فرماتے ہوئے جناب مولانا عبد المغنی خانصاحب۔ جناب پرنسپل صاحب اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے یونین کے قیام پر تعاون کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ہماری ہر رنگ میں مدد فرمائے

آپ کی تقریر کے بعد جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب نے دعا کرائی۔ اور اجلاس بخیر وخوبی ختم ہوا۔

خاکسار جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین

دعائے مغفرت

میاں سلطان احمد صاحب آف گھوگھیاٹ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۶ وفا ۲۸ ہش بروز اتوار وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

محمود احمد احمدی از میانی ضلع سرگودھا۔

۲۔ میرے والد میاں پیرا دتہ صاحب موضع چوہڑکانہ۔ حلقہ مسجد فضل قادیان جو صحابی تھے اور مخلص احمدی تھے مورخہ ۳ وفا ۲۸ ہش کو قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۳) ماہی گکھڑ صاحب حلقہ مسجد فضل قادیان موضع بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ میں فوت ہو گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

ابراہیم منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲ جولائی ۱۹۴۹ء

دنیا کو ضرورت ہے۔ روحانیت کی

گزشتہ عالمگیر جنگ دوم میں اتحادیوں کا بھی یہی ادعا تھا کہ وہ عدل و انصاف اور صداقت کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ اور خدا ان کو ضرور فتح یاب کرے گا۔ اور محوری طاقتوں جن کا راہنما ہٹلر تھا۔ ان کا بھی یہی ادعا تھا۔ کہ وہ عدل و انصاف اور صداقت کے لئے میدان وغا میں کود ے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو گا۔ لیکن دنیا جانتی ہے۔ کہ طرفین نہ تو عدل و انصاف کی خاطر نہ صداقت کے لئے اور نہ خوشنودی خدا کے لئے بلکہ محض اپنی نفسانیت اور حرص و ہوا کے لئے جنگ آزما ہوئے تھے۔ ان کی جنگ دنیا میں اپنی فوجی قوت کی برتری قائم کرنے کے لئے تھی۔ اور ان کا مدعا صرف یہ تھا کہ ان میں سے ہر ایک فریق دنیا کے ان بیش بہا خزانوں پر جو مختلف ممالک میں موجود ہیں خود بلا شرکت غیرے قابض ہو جائے۔ اور تمام دنیا کو اپنے زیر نگیں لا کر ان خزانوں سے زیادہ سے زیادہ انتفاع کر سکے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ طرفین دنیا کو اپنی دیانت اور نیک نیتی کا یقین دلانے کے لئے یہی اعلان کرتے تھے کہ ان کی غرض تمام اس تکلیف فرمائی سے صرف عدل و انصاف کے اصول قائم کرنا اور خدا تعالےٰ کی مخلوق کو جو مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اپنے حریف کے ظلم و استبداد سے چھڑا کر آزادی کی جنتوں میں داخل کرنا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ دراصل ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ پر ایمان تھا یا نہیں لیکن وہ کہتے یہی تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی طرف ہے۔ کیونکہ وہ دنیا میں صداقت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ آجکل بھی سرمایہ دارانہ بلاک تو یہی کہتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں مذہب تہذیب و صداقت اور عدل و انصاف قائم رکھنے کے لئے تمام کشمکش کر رہا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ ہی کے نام پر یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ اس لئے وہی اس کا حامی و ناصر ہے۔ اس کے برخلاف اشتراکی روسی بلاک اللہ تعالےٰ کا نام تو نہیں لیتا۔ مگر کہتا وہ بھی یہی ہے۔ کہ وہ عدل و انصاف چاہتا ہے امن و امان چاہتا ہے۔ اور اس کا مخالف فریق دنیا میں جنگ اور تباہی چاہتا ہے۔ وہ ظلم و استبداد سے دوسرے ممالک کی دولت سے ناجائز انتفاع کرنے کے لئے ان پر اپنا اقتدار قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اور روسی اشتراکیت تمام انسانوں میں مساوات کی حمایت کے لئے کھڑی ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ

یہ تو خیر بڑی بڑی قوموں کا معاملہ ہے ویسے بھی اس وقت کئی بڑی بڑی شخصیتیں ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے نام پر واقعی دل سے چاہتی ہیں کہ دنیا کے مسائل کا کوئی ایسا حل معلوم ہو جائے۔ جس سے سب دنیا امن اور چین اور باہمی اخوت کے جذبات سے رہنے سہنے لگے۔ بعض لوگ اللہ تعالےٰ کے نام پر ایک عالمگیر وفاقی حکومت بنانا چاہتے ہیں۔ جس کے قیام سے ان کے خیال میں دنیا اس حریفانہ کشمکش سے نجات پا جائے گی۔ جو آج اسکو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔ بعض اور آگے جاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ تمام دنیا کے مذاہب میں باہمی اس طرح صلح کرادی جائے کہ ایک ایسا مشترکہ مذہب رونما ہو جائے۔ جو سب کو قابل قبول ہو۔ ایسے لوگ عموماً اللہ تعالےٰ کی ذات ہی کو ایک مرکزی ہستی تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے خلاف بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ پھر ان لوگوں کا کیا کیا جائے۔ جو منکرین خدا ہیں۔ اس اعتراض کی معقولیت سے متاثر ہو کر وہ پھر سیکولرزم میں پناہ لیتے ہیں۔ اور جہاں سے بات چلتی ہے وہیں آ کر ختم ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے موجودہ مسائل حل کرنے کے لئے جو تجاویز سوچی جاتی ہیں ان کی ناکامی کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان تمام تجاویز کا انحصار ورلی دنیا کے مفاد پر ہوتا ہے خواہش تو بے شک سب کی یہی ہے کہ دنیا میں امن ہو جائے۔ انسان انسان کا دشمن نہ رہے۔ بلکہ سب ایک ہی خاندان کے افراد بن جائیں مساوات کے اصول قائم ہو جائیں۔ سب لوگ آپس میں محبت اور چین سے زندگی بسر کرنے لگیں۔ قومیں افراد۔ مذاہب۔ معاشرتی سوسائٹیاں انجمنیں سب یہی مقصد لے کر آتی ہیں لیکن کامیابی ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی۔

خدا تعالےٰ کو نہ ماننے والے تو خیر عقل پرست ہوتے ہی ہیں حیرت یہ ہے کہ وہ لوگ بھی جو خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اس تمام کائنات کی بنانے والی اور اس تمام کارخانے کو چلانے والی ایک وحدہ لاشریک ہستی ہے۔ وہ لوگ بھی اپنی جدوجہد میں اسی طرح ناکام ہو رہے ہیں۔ جس طرح منکران خدا بلکہ اگر دیکھا جائے۔ تو وہ ان سے بھی زیادہ ناکام ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک منکر خدا تو اپنی ذاتی قوتوں پر بھروسہ رکھتا ہے۔ وہ اپنی عقل سے پورا پورا کام لیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ وہ اپنی محنت سے بنائے گا۔ وہی اس کا مال ہو گا۔ مغربی اقوام کی موجودہ مادی ترقی اسی جذبہ کی بناء پر ہوئی ہے۔ انہوں نے عیسائیت کو دنیاوی کاروبار سے بالکل علیحدہ کر دیا۔ اور سیکولرزم (دنیاوی دانشمندی) کو اختیار کر لیا۔ عیسائیت کے غیر عقلی عقائد اس کا دامن پکڑنے لگے پر نہ رہے تو وہ مادی اشیاء پر بلا روک ٹوک دھاوے مارتے ہوئے چلے گئے۔ اور آج انہوں نے سچ تو یہ ہے تمام قدرتی قوتوں کو تسخیر کر لیا ہے۔

اس انتہائی مادی ترقی کے باوجود دنیا تمام دنیا جس میں مغربی ترقی یافتہ اقوام بھی شامل ہیں۔ آج سخت مضطرب ہے بے چین ہے اور ڈر رہی ہے کہ کہیں دنیا تباہ نہ ہو جائے۔ ان میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو نہ ماننے والے بھی ہیں۔ اور ماننے والے بھی۔ سب کے سب ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ جو منجدھار میں پڑی ہے اور ڈگمگا رہی ہے۔ اور معلوم نہیں کب غرق ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت گو دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو کھلم کھلا اللہ تعالےٰ کی ہستی کے منکر ہیں۔ مگر ایسے لوگوں کی تعداد ان لوگوں سے بہت کم ہے۔ جو زبانی اللہ تعالےٰ کی ہستی کے قائل ہیں مگر عملاً خدا تعالےٰ کی ہستی کے منکر ہیں۔ آپ ان تمام مذاہب کے ماننے والوں کو بھی جن کے مذہب کا مرکز باری تعالےٰ کی ذات ہے دیکھیں گے کہ وہ عملاً اس بات کے منکر ہو چکے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کو ان کی زندگی سے کوئی واسطہ باقی ہے۔ یہاں تک کہ الہامی مذاہب جن کی بناء الہامی کتب پر ہے۔ وہ بھی اب یہ نہیں مانتے۔ کہ جس طرح اللہ تعالےٰ اپنے نیک بندوں سے پہلے کلام کرتا تھا اب بھی کر سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا انسانوں سے مکالمہ مخاطبہ کا زمانہ گزر چکا ہے۔ اب وہ بالکل خاموش ہے۔ ان کے خیال میں اس لحاظ سے خدا تعالےٰ (نعوذ باللہ من ذالک) خلوت گزیں ہو چکا ہے۔

دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا قائل ہے۔ افراد اور اقوام اسکے ماننے کا ادعا کرتے ہیں۔ عیسائی ہندو۔ مسلمان۔ الغرض تمام مانتے ہیں کہ وہ ہستی موجود ہے۔ جو اس تمام کارخانہ کو چلتا رکھنے کی ذمہ دار ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ یہ خیال بنائے ہوئے ہیں۔ کہ وہ کسی گزشتہ زمانہ میں تو ہماری زندگیوں میں دلچسپی لیتا تھا۔ اس نے اپنے اوتار اپنے رسول دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجے۔ اس نے اپنے نیک بندوں سے کلام کیا۔ رشی۔ منی۔ قطب۔ سینٹ آتے رہے مگر یہ ایک زمانے تک تھا۔ اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب اس نے ہمیں اپنی اپنی عقل کے رحم پر چھوڑ دیا ہے اس نے چند اچھے اصول ہمیں دے دیئے ہیں۔ ویدوں میں سب کچھ موجود ہے۔ تورات اور انجیل میں پوری راہنمائی ملتی ہے۔ اور پھر قرآن کریم تو اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب ہے لیکن

. . . .

وید موجود ہیں۔ اوستا۔ تورات۔ زبور۔ انجیل موجود ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی آخری تعلیم قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔ مگر دنیا اسی طرح تباہی کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پنڈت کہتے ہیں وید اور گیتا پر عمل کرو۔ پوپ جی کہتے ہیں خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ تورات اور انجیل کے احکام پر عمل کرو۔ تو دنیا کی نجات ہو جائے گی۔ علمائے اسلام کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں زندگی کا پورا لائحہ عمل موجود ہے۔ اس پر دنیا چلے تو عذاب سے چھٹ جائے۔ یہ سب کچھ درست ہے مگر عمل؟ عمل کیوں نہیں ہوتا۔ تمام مشین مکمل ہے۔ تمام پرزے درست ہیں مگر کام نہیں کرتی۔ پہیوں کو زور زور سے چلانے سے بھی نہیں چلتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ پیچھے پاور نہیں ہے۔ منبع سے رشتہ منقطع ہے۔ تعلق باقی نہیں رہا۔ محض یہ کہنا کہ اس مشین کی ساخت نہایت اعلےٰ ہے۔ بڑی کاریگری سے بنائی ہیں۔ اسکو قوی ترین منبع قوت سے قوت ملتی ہے۔

(باقی دیکھیں صلا کالم ۳ و ۴ کے نیچے)

ہماری جماعت کو اب نئی آزمائشوں کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

مرتبہ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

کوئٹہ ۲۴ جون۔ آج خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

گذشتہ سال جب میں کوئٹہ سے واپس گیا تو تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے نقرس کے دورے شروع ہو گئے اور وہ دورے بہت ہی لمبے ہوتے چلے گئے۔ یعنی اکتوبر یا نومبر سے شروع ہو کر برابر اپریل اور مئی تک جاری رہے۔ درمیان میں کچھ دن آفاقہ بھی ہوتا رہا۔ لیکن چند دنوں کے بعد پھر دورہ شروع ہو جاتا۔ نقرس کی دوائیاں چونکہ بالعموم ایسی ہوتی ہیں جو دل کو ضعیف اور اعصاب کو کمزور کرتی ہیں۔ اس لئے ان دواؤں کے متواتر استعمال کا میری طاقت پر برا اثر پڑا۔ چنانچہ اب میں اس طرح لگاتار کام نہیں کر سکتا جس طرح پہلے کیا کرتا تھا۔ اس لئے سر دست میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس سال میں قرآن کریم کا درس نہیں دے سکونگا۔ لیکن مستقبل کے حالات اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ ممکن ہے اگر چند دنوں میں کچھ فرق پڑ جائے تو میں درس شروع کر دوں یا رمضان کے کچھ حصہ میں میں درس دے دوں۔ بہرحال موجودہ حالت اس قسم کی ہے کہ میں درس نہیں دے سکتا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جہانتک میں سمجھتا ہوں اور جہانتک اللہ تعالےٰ کے دئیے ہوئے علوم اور اس کی دی ہوئی خبروں سے مجھے معلوم ہوتا ہے جماعت کے لئے اب ایک ہی وقت میں دو قسم کے زمانے آ رہے ہیں اور الٰہی جماعتوں کے لئے ہمیشہ ہی یہ دونوں زمانے متوازی آیا کرتے ہیں۔ یعنی ایک ہی وقت میں ترقی اور ایک ہی وقت میں تکالیف اور مصائب کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ آخری زمانہ نہیں آ جاتا جس میں تمام تکالیف ختم ہو جاتی ہیں اور صرف ترقیات ہی ترقیات باقی رہ جاتی ہیں۔ لیکن الٰہی سنت یہ ہے کہ جب بیرونی مصائب کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو اندرونی مصائب شروع ہو جاتے ہیں۔ صحابہ رضؓ اس نکتہ کو خوب سمجھتے تھے اسی وجہ سے جب اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو عرب پر فتح دیدی تو اس کے بعد وہ خاموش ہو کر نہیں بیٹھ گئے بلکہ انہوں نے ایک ہی وقت میں قیصر اور کسریٰ دو زبردست بادشاہوں سے لڑائی شروع کر دی۔ لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید دنیا کا لالچ یا دنیا کی بڑائی کی خواہش میں صحابہؓ نے ایسا کیا۔ لیکن واقعات اس کی تردید کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں تھی کہ حضرت ابوبکرؓ جانتے تھے کہ جب بھی بیرونی خطرہ کم ہوا اندرونی فسادات شروع ہو جائینگے اس لئے جب قیصر نے حملہ کیا تو انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ قیصر نے حملہ نہیں کیا بلکہ خدا نے ایک راہ نکالی ہے۔ تاکہ مسلمان ایک مصیبت کے ذریعہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے اندر نئی زندگی اور نیا تغیر پیدا کریں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے بھی ان حملوں کو ایک خدائی انتباہ سمجھا اور وہ لڑائی کے لئے تیار ہو گئے۔ تاکہ مسلمان بیدار رہیں اور ان کے اندر نئی روح اور نئی زندگی پیدا ہوتی رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مصائب خدا تعالےٰ کی طرف سے اس لئے آتے ہیں تاکہ قومیں آرام کے سامانوں کے پیدا ہونے کی وجہ سے کلی طور پر دنیا کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ انفرادی طور پر تو ایسے ہزاروں لوگ مل سکتے ہیں جو بڑی بڑی دولتوں کے مالک ہونے کے باوجود خدا تعالےٰ کو نہیں بھولتے مگر قومی طور پر اس مقام پر پہنچنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ قومیں اسی وقت تک اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ رہتی ہیں جب تک وہ مصائب اور آفات میں گھری رہتی ہیں۔

پس مصائب کا زمانہ روحانی ترقی کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ اگر کسی وقت باہر سے مصائب نہ آئیں تو مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے اندرونی طور پر خود مصائب تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ یہ غلط خیال ہے کہ ابتلاء صرف ابتدائی زمانہ میں آیا کرتے ہیں۔ ترقی کے زمانہ میں ابتلاؤں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی اور ابتلاء یہ دو توام بھائی ہیں۔ ابتدائی سے ابتدائی زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں اور انتہائی عروج کے وقت بھی ابتلاء آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

جہانتک میں سمجھتا ہوں کہ اب زمانہ بتا رہا ہے کہ ہماری جماعت پر بھی ابتلاء آنے والے ہیں بلکہ یوں کہو کہ اگر ابتلاء نہیں آتے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم خود ان کو لانے کی کوشش کریں۔ ابھی ہماری جماعت کو وہ مقام حاصل نہیں ہوا کہ دنیا ہماری ہیبت محسوس کرے۔ ہماری مثال ابھی اس مچھر کی سی ہے جو بیل کے سر پر جا بیٹھا تھا اور پھر یہ سمجھنے لگا تھا کہ اس کا بوجھ بیل محسوس کر رہا ہوگا۔ ہم بھی سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا میں تغیر پیدا کر رہے ہیں لیکن دنیا اس کو تسلیم نہیں کرتی۔ اور اس زمانہ کے لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ابتلاؤں کو بڑھائیں۔ ہمارا موجودہ زمانہ ایسا ہے جس میں ہمیں پھر نئے ابتلاؤں اور نئے ترقی کے سامانوں کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت کے تمام افراد کو ان آنے والے ابتلاؤں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنے اندر ایسی طاقت پیدا کرنی چاہیئے کہ نہ صرف ہم ان ابتلاؤں کو برداشت کریں بلکہ اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابتلاء وارد نہ ہوں تو ہم خود اس اپنے لئے ابتلاء لائیں گے۔ صرف ابتلاؤں کو برداشت کرنا کوئی اعلےٰ مقام نہیں۔ ایک کافر بھی اس میں شریک ہو سکتا ہے مومن کا مقام اس سے اوپر ہے اور وہ یہ ہے کہ مومن ابتلاؤں کے آنے پر صرف صبر ہی نہیں کرتا بلکہ وہ مصائب طلب کرتا ہے۔ دنیا کوشش کرتی ہے کہ ان ابتلاؤں سے بچ جائے مگر وہ کوشش کرتا ہے کہ اپنے آپ کو ابتلاؤں میں ڈالے۔ اور اگر چند دن اس پر ابتلاء نہ آئیں تو وہ سمجھتا ہے کہ شاید میرا رب مجھ سے خفا ہو گیا ہے کہ اب وہ میرے ایمان کو دنیا پر ظاہر کرنے کی کوئی تدبیر نہیں کرتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعت کے ہر فرد کے اندر قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کریں۔ مصائب کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کریں۔ بلکہ ہر فرد کے اندر طلب قربانی اور طلب ابتلاء کا جذبہ پیدا کریں۔ کیونکہ اسی کے ذریعہ اسلام اور احمدیت نے ترقی کرنی ہے۔ اگر ہمارے اندر یہ روح پیدا نہ ہوئی۔ تو گو ہوگا وہی جو خدا نے کہا ہے۔ مگر جو شخص ان قربانیوں میں حصہ نہیں لے گا وہ اور اس کا خاندان ان نعمتوں سے محروم رہ جائے گا جو اس دور کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

یہ سب درست ہے مگر پھر مشین کام کیوں نہیں کرتی۔ بے شک اس کو بنانے والا بڑا ماہر ہے بے شک اس کا منبع قوت بھی بڑا قوی ہے لیکن اس کے ساتھ تعلق نہیں رہا۔ سیاسی ملا کہتا ہے تعلق کی کچھ ضرورت نہیں۔ جو ماہر تعلق وغیرہ کا ذکر کرے وہ بھی اور اس پر یقین کرنیوالا بھی پست خیال ہے۔ ہم اپنی عقل کے زور سے مشین کو چلائیں گے۔ صرف چند خدائی فوجدار درکار ہیں جو پہیوں کو زور سے چلائیں۔ مگر واللہ اعلم اس سے پہلے کتنے ہی یہ دعوے کر چکے ہیں اور ناکام ہو چکے ہیں۔ کیا آپ نے دنیا کا مرض پہچان لیا ہے؟... تعلق باللہ کا انکار۔ فقدان روحانیت

بیکار لیڈر

ایک لوکل اسلام کے واحد اجارہ دار اور پاکستان کے سب سے بڑے ہوا خواہ روزنامہ میں شہید سہروردی کے متعلق ہے

"مسٹر سہروردی پنجاب میں لیڈر شپ کی تلاش میں آئے ہیں۔ اور مہاجروں کے مسئلہ سے بڑی دلچسپی لے رہے ہیں مہاجرین کے مختلف جلسوں میں انہوں نے جو تقریریں کی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اگر مہاجرین کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو کل وہ مسٹر لیاقت علی خاں کے اقتدار کو آسانی سے چیلنج کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ مسٹر سہروردی شہری آزادی کی بحالی پر بڑا زور دیتے ہیں۔ انہوں نے کل وائی۔ ایم۔ سی۔ اے میں تقریر کرتے ہوئے سیفٹی ایکٹ اور شہری آزادی کی پامالی پر موجودہ قیادت پر بڑی سخت تنقید کی ہے۔ مسٹر سہروردی نے اپنی تقریر میں موجودہ حکمران طبقہ کو نااہل نسیل انگار اور عافیت کوش بھی کہا اور ان پر مہاجر دشمنی اور آمریت پسندی کا الزام لگایا ہے۔ . . . . . .

مسٹر سہروردی کے متعلق ایک طبقے کی رائے ہے کہ آئندہ پاکستان کی وزارت عظمےٰ ان کے قدموں کے نیچے ہوگی۔ کیونکہ ان کے تدبر اور لیاقت کا پاکستان کی موجودہ کرم خوردہ قیادت میں کوئی جواب نہیں!"

عرض ہے کہ پیر مانکی شریف۔ پیر زکوڑی شریف اور مسٹر غلام محمد لونڈ خور پر بھی ان باتوں کا اثر ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر حکومت پاکستان ایسا محکمہ جاری کرے کہ جس میں بیکار لیڈروں کو خدمت کرنیکے نئے طریقے سکھائے جائیں تو اس میں کیا نقصان ہے؟ -

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا شاندار نتیجہ

تحدیث بالنعمت

از سعد اللہ خان صاحب سٹاف سکوٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول

اللہ تعالیٰ نے امسال محض اپنے فضل و احسان سے ہمارے سکول کو پنجاب یونیورسٹی میں امتیازی درجہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل عملہ کی مساعی مشکور ہوئی ہیں۔ جونہی اس نتیجہ کا اعلان ہوا کہ ہمارے سکول میں سے ۶۱/۶۴ طلباء کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور ان میں ۲۶ فرسٹ ڈویژن میں آئے ہیں۔ تو احباب جماعت احمدیہ کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور آپس میں مبارکباد دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے شکر و امتنان کا اظہار شروع ہوا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کو بذریعہ تار مبارکباد دے کر اپنے خدام کی عزت افزائی فرمائی۔ حضور کی طرف سے مبارکباد کا تار سٹاف اور طلباء کے لئے بے حد خوشی اور راحت کا باعث ہوا۔ حضور نے فرمایا

Warm Congratulations to you Staff and Students on brilliant achievement

Khalifat-ul-Masih

کس قدر خوش قسمت ہیں وہ طلباء جن کو سٹاف کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی مبارکباد سے نوازا ذالک فضل اللہ۔ ہمارے سکول کی تاریخ میں یہ تار خاص اہمیت رکھتا ہے۔

نتیجہ کی اطلاع پاتے ہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ ربہ کی طرف سے بھی بذریعہ تار محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کو ذیل کے الفاظ پر مشتمل تہنیت کا مندرجہ ذیل پیغام آیا۔

Hearty Congratulations Excellent result. Convey Staff Allah make it fore-runner better ones

Bashir Ahmad

اگلے ہی روز حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کی طرف سے مفصل خط بھی موصول ہوا۔ اس خط کا ایک ایک لفظ ہمارے لئے مسرت کا موجب ہے۔ حضرت میاں صاحب رقمطراز ہیں۔

هو الناصر

رتن باغ لاہور
۱۱.۶.۴۹

اخویم سید محمود اللہ شاہ صاحب
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آج صبح کی نماز کے وقت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کا ارسال کردہ نتیجہ موصول ہوا۔ اور یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی کہ تعلیم الاسلام کا نتیجہ ۹۵ فیصدی سے اوپر رہا ہے۔ اور ۲۶ طالب علم فرسٹ ڈویژن میں آئے ہیں۔ اور ۶۴ میں سے صرف ۳ طالب علم فیل ہوئے ہیں۔ میں آپ کو اور آپ کے سٹاف کو اس شاندار نتیجہ پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ آئندہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی بہتر نتائج دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ غالباً سارے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ نتیجہ ہمارے سکول کی تاریخ میں بہترین نتیجہ ہے۔ کیونکہ گو اوائل میں بعض نتیجے سو فیصدی بھی نکلے ہیں۔ مگر اس وقت طالب علموں کی تعداد تھوڑی ہوتی تھی۔ اور تھوڑی تعداد میں زیادہ اچھا نتیجہ دکھانا نسبتاً آسان ہوا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں گزشتہ بے سروسامانی کے حالات بھی اچھے نتیجہ کے رستے میں کافی روک تھے۔ باوجود اس کے موجودہ نتیجہ بہت ہی خوشکن اور قابل مبارکباد ہے۔ مگر مومن کا قدم کسی منزل پر بھی نہیں رکا کرتا۔ آپ کو اور آپ کے عملہ کو اور سب سے بڑھ کر خود طالب علموں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ آئندہ نتائج کیا بلحاظ فیصدی کے اور کیا بلحاظ نمبروں کے اس سے بھی بہتر ہوں۔ اور یقیناً یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ہمارے سکول کا نتیجہ سو فیصدی ہوا کرے۔ اور اگر سب لڑکے فرسٹ ڈویژن میں نہ ہوں تو کم از کم ۷۵ فیصدی لڑکے ضرور فرسٹ ڈویژن میں آیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور حافظ و ناصر رہے آمین

میں نے آپ کے نتیجہ کی اطلاع بذریعہ تار حضرت صاحب کی خدمت میں اور قادیان کے درویشوں کی خدمت میں ارسال کر دی ہے۔ اور ایک مبارکباد کی تار خود آپ کے نام بھی بھیجی گئی ہے۔ اور ایک خط حضرت اماں جان مدظلہا العالی کو لکھا گیا ہے۔ تاکہ آپ کے لئے دعا کی تحریک ہو۔

مرزا بشیر احمد

اس خط کے مضمون کے مطابق جب قادیان والوں کو حضرت میاں صاحب کا تار ملا۔ تو اسی روز "دار المسیح" سے محترم مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت قادیان نے خط کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار فرما کر اس جماعتی خوشی میں شرکت فرمائی۔ اپنے خط میں حضرت مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا کہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از دار المسیح قادیان
۱۱.۶.۴۹

مکرمی جناب شاہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آج حضرت صاحبزادہ صاحب کی تار آئی کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نتیجہ ۹۵/۱۰۰ رہا۔ اور ۲۶ لڑکے فرسٹ ڈویژن میں آئے۔ میں آپ کو اور جملہ اساتذہ کرام کو اپنی طرف سے اور جملہ درویشان کی طرف سے اس عالی شان کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے وجود سے اس سے زیادہ سلسلہ کو ترقی دے۔ اور آپ کو ہر قسم کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آپ میری طرف سے اور درویشوں کی طرف سے طلباء کے والدین کو بھی مبارکباد کا پیغام پہنچا سکیں۔ تو بعید از نوازش نہ ہو گا۔ جب میں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی تار سنایا۔ تو تمام درویشان نے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور آپ لوگوں کو مبارکباد پہنچا۔ نیز درخواست کی۔ ہماری طرف سے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم اور دعا کی درخواست کر دیں۔

خاکسار عبد الرحمن امیر جماعت احمدیہ قادیان

افراد جماعت احمدیہ کا ایک سلک میں منسلک ہو کر ایک دوسرے کی خوشی میں شامل ہونا سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات میں داخل ہے احمدی خواہ ہندوستان میں ہوں یا پاکستان میں یا اس سے باہر اپنے قومی اداروں کی خوشی میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان متذکرۃ الصدر خطوط اور تاروں کے علاوہ اور بہت سے احباب کے محبت بھرے خطوط اور پیغامات موصول ہوئے جن کا حتی الوسع فرداً فرداً شکریہ ادا کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے (باوجودیکہ ان کا بچہ کامیاب نہ ہو سکا) اپنے ادارہ کی کامیابی پر جس قدر اخلاص اور محبت کا اظہار کیا ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت اور قاضی محمد عبد اللہ صاحب سابق ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر حال ناظر ضیافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے محبت بھرے خطوط بھی ہماری خوشی کو دوبالا کرنے کا موجب ہوئے۔ ان کے علاوہ متعدد دیگر نامور اور مخلص دوستوں کے خطوط جو ہندوستان اور پاکستان سے موصول ہوئے۔ وہ بھی احباب جماعت کی محبت کے آئینہ دار ہیں

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ہمیں اس قابل بنائے۔ کہ ہم آئندہ بھی ان کی نیک خواہشات کو موجودہ سے بھی زیادہ احسن طور پر پورا کرنے کا موجب ہوں۔ اللھم آمین

اخبار بین حضرات جنہوں نے ماہ جون کے الفضل کا مطالعہ کیا ہو گا۔ انہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس موقر جریدہ نے بھی مدرسہ کی کامیابی پر اظہار تہنیت کیا۔ اس کے علاوہ مکرم و محترم جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے بھی قابل قدر الفاظ میں اس واقعہ پر تبصرہ کیا ہے۔

ہمارا یہ نتیجہ بے سروسامانی اور مالی اور مکانی تنگیوں اور مقامی مخالفت کے علی الرغم محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نکلا ہے۔ اور یہ نتیجہ اس لحاظ سے بھی شاندار ہے۔ کہ ہمیں علی العموم اب تک محض درمیانی بلکہ ادنیٰ درجہ کے طلباء میسر آتے رہے ہیں۔ اگر ہونہار بچوں کے والدین اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت ہمارے سپرد کریں تو انشاء اللہ العزیز دیگر نامور اداروں سے بہتر تعلیم و تربیت انہیں یہاں ملے گی۔

ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا آغاز

آج یکم رمضان المبارک سے ربوہ میں حسب دستور تعلیم القرآن کلاس کا آغاز ہو گیا ہے۔ بیرونی مقامات سے احباب آنے شروع ہو گئے ہیں۔ جن میں سے ایک دوست رحیم یار خان (ریاست بہاولپور) سے تشریف لائے ہیں۔ احباب ان مہمانوں کے روحانی درجات کی بلندی کی دعا فرمائیں۔ مستورات کی کلاس علیحدہ ہے۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت

۲۰ تاریخ گزر چکی

ماہ جون کی ۲۰ تاریخ گزر چکی۔ لیکن عہدہ داران مال نے اس امر کے لئے کوشش نہیں کی۔ کہ مرکزی چندوں کی رقوم ۲۰ تک مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔ جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک رقوم نہیں بھجوائی گئیں۔ وہ بہت جلد رقوم مرکز میں بھجوا دیں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے کوتاہی ہونے کے سبب مرکز کی آمد بہت کم ہو رہی ہے۔

(نظارت بیت المال)

ڈاکٹر نواب علی خان صاحب مرحوم آف مردان

از مکرم عبد المجید صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور

جناب ڈاکٹر نواب علی خان صاحب مرحوم کے مفصل حالات زندگی روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۰ جون ۱۹۴۹ء کے پرچہ میں مکرم جناب قاضی محمد یوسف صاحب کی قلم سے شائع ہو چکے ہیں۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی رفاقت کا شرف خاکسار کو بھی کچھ عرصہ کے لئے حاصل رہا۔ اس لئے میں بھی اپنے تاثرات کا اظہار مناسب خیال کرتا ہوں۔ تا احباب اُن کی خوبیوں کو یاد کر کے اُن کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں:۔

مجھے حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملنے کا موقعہ نومبر ۱۹۱۳ء میں ملا جب کہ میں خیبر رائفلز میں بھرتی ہو کر بمقام جمرود خیبر ایجنسی میں تعینات ہوا۔ اُس وقت ڈاکٹر صاحب خیبر رائفلز جمرود کے ہسپتال کے انچارج تھے۔ اگرچہ ڈاکٹر صاحب اُس وقت سلسلہ احمدیہ میں شامل نہ تھے۔ لیکن یہ معلوم کر کے کہ میں احمدی ہوں۔ وہ میرے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے۔ اور اکثر اوقات قرآن شریف لے کر میرے پاس آجاتے۔ اور اپنی اشکال حل کرنے کی کوشش فرماتے۔ سلسلہ کے متعلق بھی اُن سے اکثر گفتگو ہوتی رہتی۔ اور وہ یہ فرماتے کہ میں وفات مسیح کا قائل ہوں۔ حضرت صاحب کو مجدد مانتا ہوں۔ اور جماعت احمدیہ کو اچھا سمجھتا ہوں مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد وہ خلفاء کی بیعت کو ضروری نہ سمجھتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ پیدائش۔ کے بھی قائل نہ تھے۔ ان موضوعات پر ان سے سلسل گفتگو ہوتی رہتی تھی اور خاکسار انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھی مطالعہ کے لئے دیتا رہتا۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے خیالات میں اصلاح کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں ہی یعنی ۱۹۱۴ء کے وسط میں انہوں نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں باقاعدہ طور پر شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت نرم دل خلیق۔ ملنسار اور غرباء سے ہمدردی رکھنے والے تھے۔ اور قرآن کریم کے مطالعہ کا انہیں گہرا شغف تھا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے:۔

برطانیہ میں نسوانی ادارے ملک کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں

لندن میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی

لنڈن (ریڈیو) ۴ جون کو ۴ ہزار نسوانی مندوبین کا ایک اجتماع البرٹ ہال میں منعقد ہوا۔ یہ نسوانی اداروں کی قومی فیڈریشن کا عام سالانہ اجلاس تھا۔ یہ مندوبین تیس سال کے دوران میں قائم شدہ سات ہزار دیہاتی مقامات کی چار لاکھ ممبر خواتین کی نمائندہ تھیں۔ ان کے علاوہ دوسرے ملکوں اور دوسرے اداروں کی ایک ہزار مزید خواتین نے مبصرین کی حیثیت سے شرکت کی۔ سمندر پار سے ان خواتین کو بلایا گیا۔ مس رائے کٹ بی اے کلکتہ یونیورسٹی پاکستان ہائی کمشنر مقیم لندن کی بیوی بیگم رحمت اللہ جو برطانیہ کے نسوانی اداروں میں خاص دلچسپی لیتی ہیں۔ لنکا کے ڈپٹی ہائی کمشنر کی بیوی اور لنکا کی دوسری خواتین۔ فیڈریشن کی مجلس انتظامیہ کی صدر کاؤنٹس آف آسلیہ مادلے ہیں۔ اور وزیر تعلیم جارج ٹام لن سن نے بھی خطاب کیا۔

نسوانی اداروں کا ابتدائی مقصد یہ ہے۔ کہ دیہات کی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ کئی اصلاع میں یہ ادارے۔ بہتر بس سروس۔ پانی کی بہتر بہم رسانی۔ بہتر حفظان صحت اور دوسری اصلاحات کرانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ گھروں میں زیادہ خوراک پیدا کرنے میں بھی ان اداروں نے خاص حصہ لیا ہے مادی فوائد کے علاوہ انہوں نے خلوت پسند زندگی میں رونق کی لہر دوڑا دی ہے۔

ہزاروں ایسے گاؤں اور اردگرد کے دیہات کی سماجی زندگی کا محور بن گیا ہے۔ تفریحی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ اور ہمسایگی کا جذبہ تقویت پکڑ چکا ہے۔ بڑی بڑی الجھنوں کو ممبر بڑی جرأت سے سلجھاتے ہیں۔ جنگ کے چار سالوں میں انہوں نے اتنا مربہ تیار کیا جو ڈھائی کروڑ سے زائد اشخاص کے ایک ہفتہ کے راشن کے برابر تھا۔ پچھلے سال ممبروں نے پچاس ہزار من آلو پیدا کئے۔ اکتیس ہزار پھل دار درخت لگائے۔ خرگوش پالنے کے پانچ ہزار ایک سو اکسٹھ اور بکری پالنے کے دو سو چار مرکز کھولے۔ نیز شہد کی مکھیوں کی تین سو چورانسی آبادیاں قائم کیں:۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ع ۱۱۳۰۳: میں جمعدار احمد دین ولد نبی محمد صاحب مرحوم عمر ۴۳ سال سکونتی کالواں دیوان سنگھ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۶/ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ایکسو چالیس روپے ./۱۴۰ اپنی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اگر علاوہ ازیں اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت میرا کوئی متروکہ ثابت ہوگا۔ اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: جمعدار احمد دین گواہ شد:۔ میجر فیروز الدین احمدی: گواہ شد:۔ محمد حسین گجرات:۔

وصیت ع ۱۱۳۰۴: میں چوہدری فتح محمد ولد چوہدری محمد خان صاحب عمر ۳۰ سال کامراں دیوان سنگھ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ آمد فی الحال ذریعہ ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۳۵/ ایکسو پینتیس روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ نہ ہی ذرائع آمدنی ہے۔ لہذا میں اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان حال پاکستان لاہور کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری جو آمدنی یا جائداد میری زندگی میں یا میری وفات پر ہوگی یہ شرط اُس پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد:۔ چوہدری فتح محمد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اکل فنڈ اکاؤنٹس مغربی پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور۔ رہائش کا پتہ مکان ع ۵ گورونانک روڈ کرشن نگر لاہور۔ گواہ شد: جمعدار فضل دین اورسیر

گواہ شد:۔ CPL. Ijaz Qadir Ahmadi P. Staf T.T.S R.P.A.F.

وصیت ع ۱۱۳۰۶: میں فضیلت جہاں بیگم زوجہ چوہدری عبد القادر خان عمر ۲۰ سال سکونت سابق کاٹھگڑھ ہوشیارپور۔ حال رام نگر چوبرجی لاہور اس وقت میری جائداد میرے زیور اور حق مہر ہیں۔ زیور سونے کے کانٹے اندازاً ۲ تولے کلپ سوئی ایک تولہ ٹیکہ ۹ ماشہ۔ ہمرسی ۹ ماشہ۔ انام ایک تولہ۔ لوکٹ ۲ تولہ۔ نتھ بلاک ۱/۲ ۱ تولہ۔ ڈیس چھ ماشہ۔ کل جمع کر کے سونے کا وزن اندازاً ۱/۲ ۹ تولے بنتا ہے۔ چاندی کے زیورات کا وزن ۱۲۰/۔ ایک سو بیس تولہ بنتا ہے میرے کل زیورات کی قیمت آج کل کے بھاؤ کے لحاظ سے ۱۱۰۰/۔ گیارہ سو روپیہ ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/۔ کل سولہ سو ۱۶۰۰/۔ بنتے ہیں۔ میں اپنی موجودہ جائداد اور بعد کی پیدا کردہ اور جو میرے مرنے کے وقت جو میرا متروکہ ۱/۹ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ: خاکسارہ فضیلت جہاں بیگم موصیہ گواہ شد:۔ عبد القادر خاوند موصیہ گواہ شد: عبد الرحیم خان ہیڈ کلرک بیت المال

وصیت ع ۱۱۳۰۹: میں فاطمہ بیگم زوجہ ظفر دین احمد صاحب عمر ۶۵ سال سکنہ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۶/ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ایکہزار روپیہ ۱۰۰۰/۔ (زیور وزنی بارہ تولے سونا) اور پانچ روپے ماہوار جیب خرچ: سونے کی قیمت آج کل کے بھاؤ کے مطابق۔ جیب خرچ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ فاطمہ بیگم: گواہ شد:۔ حکیم ظفر الدین احمد گواہ شد: مبارکہ بیگم

وصیت ع ۱۱۳۱۰: میں محمد ادریس ولد محمد عیسیٰ عمر ۱۸ سال سکونتی لاہور گورنمنٹ کالج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ۹/ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بیس ۲۰/ جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی:۔ العبد:۔ محمد ادریس موصی: گواہ شد:۔ بشیر احمد بقلم خود گواہ شد:۔ منیر الدین احمد ٹی۔ آئی کالج لاہور

وصیت ع ۱۱۳۱۲: میں چوہدری شریف احمد ولد میاں محمد ولیم صاحب عمر ۲۷ سال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۹/ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی موجودہ جائداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نقد روپیہ ۳۰۰۰/ ایک مکان دکان خام ۵۰۰/۔ سفید زمین ۴۰۰/۔ کل میزان ۳۹۰۰/ اس کے علاوہ میرا گذارہ اپنی ماہوار آمد اندازاً ۵۰/ پچاس روپے ہے بعد میں میری جو جائداد ہوگی۔ یا اس کے علاوہ اور کوئی آمد ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ چوہدری شریف احمد گواہ شد:۔ فضل احمد کلرک بہشتی مقبرہ گواہ شد: عبد السلام اسلم کلرک بہشتی مقبرہ

وصیت ع ۱۱۳۱۴: میں بڈھا خان ولد عطر خان صاحب عمر ۲۲ سال سکونت رجوعہ ڈاکخانہ بھیلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۹/ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کل رقبہ مزروعہ غیر مزروعہ ۶۰/۔ بیگھہ ہے۔

ایک مربعہ زمین کا رآمد ہے۔ اور دس بیگھہ بنجر ہے رہائشی مکان دس مرلہ ہے۔ کل زمین اور رہائشی مکان کی قیمت ۵۵۰۰/- ہے۔ جس کی ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ العبد: بڈھا خان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: غلام رسول ولد بڈھے خان۔ موصی نشان انگوٹھا۔

وصیت نمبر ۱۱۳۱۶ میں چوہدری مرزا خان ولد بڈھے خان سکنہ موضع ڈاکخانہ ہیلاں گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ گزارہ زمینداری کاشت پر ہے۔ آمد سالانہ ۵۵۰/- روپے کی ہے۔ جس کی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: مرزا خان ولد بڈھے خان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: بڈھے خان والد موصی۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۳۱۷ میں صالح محمد ولد سلطان محمد صاحب عمر ۵۵ سال سکونت مرالہ ڈاکخانہ خاص گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ ساڑھے چودہ بیگھہ زمین ۱/۲ ۱۴ جس کی قیمت ۴۳۵۰/- روپیہ اور ایک رہائشی مکان پختہ ساڑھے تین مرلہ جس کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ کل ۴۸۵۰/- کل میزان رقم کی چار ہزار آٹھ سو پچاس روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ العبد: صالح محمد۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ عفی عنہ۔ گواہ شد: سلطان محمد اسلم ولد صالح محمد موصی۔

وصیت نمبر ۱۱۳۱۸ میں نور الٰہی ولد عبد اللہ صاحب عمر ۵۰ سال سکونت پنڈی لالہ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین زرعی ۱۵ بیگھہ جس کی قیمت فی بیگھہ پچاس روپیہ کل رقم ۷۵۰/- روپیہ ہے۔

(نوٹ: زمین کا اکثر حصہ سیم کی وجہ سے بیکار اور ناقابل کاشت ہو چکا ہے۔ اور آئندہ مزید سیم زدہ رقبہ کا خدشہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد نور الٰہی ولد عبد اللہ بقلم خود۔ گواہ شد: فضل حق ولد فضل الٰہی۔ گواہ شد: غلام نبی ولد اللہ دتہ۔

وصیت نمبر ۱۱۳۲۴ میں مسعودہ بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب عمر ۲۸ سال چک چہور نمبر ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور: دست جوڑی کانٹے طلائی دو عدد انگوٹھی طلائی۔ ایک عدد نکلس طلائی۔ ایک عدد سوئی طلائی۔ دو عدد کلپ طلائی۔ کل وزنی بارہ تولے قیمت اندازاً ۱۲۰۰/- بارہ سو روپیہ۔ زیور نقرئی 30 تولہ تیس تولہ قیمت تیس ۳۰ روپے نقد چار صد ۴۰۰/- کل مبلغ ۱۹۴۵/- روپے بنتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر وفات کے وقت میری کوئی اور جائداد ثابت ہوئی تو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ اپنی زندگی میں کوئی حصہ وصیت میں ادا کر لوں۔ تو یہ رقم حصہ وصیت سے منہا کی جائے گی۔ الامۃ: مسعودہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد: چوہدری محمد اکرم خان۔ گواہ شد: چوہدری محمود احمد خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۱۳۲۵ میں منظور حسین ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب عمر ۱۸ سال سکونت چک چہور نمبر ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں جائداد میری حسب ذیل ہے۔ زمین مشترکہ: ارتع چہور چک نمبر ۱۱۷ گھماؤں جن میں سے ۱/۴ کا مالک میں ہوں۔ ماہوار آمد بابت تنخواہ ۱۵۰/- روپے ماہوار اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ میں ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: منظور حسین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چہور نمبر ۱۱۷۔ گواہ شد: محمد اکرم خان۔ گواہ شد: احمد حسین باجوہ ہیڈ ٹکٹ کلکٹر سانگلہ ہل۔

وصیت نمبر ۱۱۳۲۶ میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری غلام سرور صاحب عمر ۳۰ سال سکونتی حال چک چہور نمبر ۱۱۷ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ایک تولہ قیمت ۱۰۰/- اور اراضی دکیر زمین بعوض مبلغ ۳۴۴ سو میں خرید ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۵ پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور زمین مذکورہ کا جو میں نے رہن لی ہوئی ہے۔ اس کی آمدنی کا ۱/۵ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میری اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک بھی انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ الامۃ: فاطمہ بی بی۔ گواہ شد: چوہدری محمد اکرم خان۔ گواہ شد: چوہدری غلام سرور۔

وصیت نمبر ۱۱۳۲۹ میں رحمت بی بی زوجہ ڈاکٹر غلام قادر صاحب عمر ۴۵ سال سکونتی چہور چک نمبر ۱۱۷ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ ۲۰۰/- روپیہ اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی جائداد نہیں میں اس کے ۱/۴ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن ہو گی۔ میں فی الحال چندہ شرط اول مبلغ ۱/- اور اعلان وصیت ۴/۸/- نقد ادا کرتی ہوں۔ الامۃ: رحمت بی بی۔ گواہ شد: چوہدری محمد اکرم۔ گواہ شد: محمود احمد بقلم خود۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میجر فیروز الدین صاحب کالرہ دیوان سنگھ گجرات بقضائے الٰہی ۲۵/۶/۴۹ کو بوجہ دل کی حرکت بند ہو جانے کے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔ دعا گو: سار میر بشیر احمد احمدی پسر میجر فیروز الدین صاحب کالرہ دیوان سنگھ

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر ضلع کیمبل پور

مقدمہ نمبر ۱۲۹

احمد دین ولد قاضی نور عالم ذات اعوان ساکن سیال فتح جنگ بنام مہتاب سنگھ ولد سردار ایچار سنگھ قوم سکھ سابق ڈھیری تحصیل فتح جنگ

نوٹس بنام: مہتاب سنگھ ولد سردار ایچار سنگھ قوم سکھ سابق ڈھیری تحصیل فتح جنگ

مقدمہ عنوان بالا میں مسئول علیہم کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان میں کسی نامعلوم جگہ چلے گئے ہیں۔ لہٰذا ان کے نام نوٹس زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول علیہ مذکور نے بتقرر اصالتاً۔ وکالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ ہذا کی نہ کی تو ان کے خلاف یکطرفہ کاروائی کی جائے گی۔ اور ان کی غیر حاضری میں مقدمہ مسموع اور فیصل ہو گا۔ آج بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہے۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

اغوا شدہ خواتین کی بازیابی کے لئے خدمات پیش کریں

لاہور یکم جولائی۔ کمیٹی بازیافت اغوا شدہ خواتین صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب کو دفتر میں کام کرنے کے لئے آنریری ورکروں کی ضرورت ہے۔ جو خواتین و حضرات اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں۔ وہ محترمہ بیگم فاطمہ صاحبہ سیکرٹری کمیٹی بازیافت اغوا شدہ خواتین سے خط و کتابت کریں۔ یا ان سے ملیں۔ اور آئندہ تمام خط و کتابت سیکرٹری بازیافت اغوا شدہ خواتین کمیٹی کے نام پر ہونی چاہیئے۔ (شیخ صادق حسن کنوینر بازیافت اغوا شدہ خواتین کمیٹی)

علی پور میونسپلٹی کے ضمنی انتخاب

لاہور یکم جولائی۔ علی پور مسلم لیگ کی طرف سے میاں عبد الباری صدر صوبہ مسلم لیگ کو بذریعہ برقیہ اطلاع دی گئی ہے۔ کہ یونینسٹ نواز حاکم علی پور ضلع مظفر گڑھ میونسپلٹی کی خالی نشست کے لئے غیر لیگی۔ یونینسٹ مہاجر کی نامزدگی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اس طرح کی نامزدگیوں سے مسلم لیگ کی اکثریت کو سخت خطرات کا سامنا کرنا پڑیگا۔

اس ضمن میں میاں صاحب سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ مناسب تحقیقات کے بعد مداخلت کریں۔ مقامی مسلم لیگ کی طرف سے درخواست بھی دی گئی ہے۔ (شعبہ نشر و اشاعت صوبہ مسلم لیگ)

مسٹر سہروردی ممدوٹ کیس میں لاہور آئینگے

لاہور یکم جون۔ مسٹر حسین شہید سہروردی مہاجر کانفرنس میں شرکت کے لئے ۲۵ جون کو لاہور تشریف لائے تھے۔ کل شام واپس کراچی چلے گئے ہیں۔ اور پھر ۱۱ جولائی کو آپ ریاست بہاولپور میں بھی مہاجرین کی دیکھ بھال کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ بہاولپور کے سیاسی حالات بہت ہی ناگفتہ بہ سننے میں آرہے ہیں۔ ان کو سدھارنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ ممدوٹ کیس کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ میں شاید اس کی صفائی کے لئے پھر لاہور آؤں گا۔

ڈچ نے جوگجاکارتا خالی کر دیا

لنڈن۔ یکم جولائی۔ انڈونیشیا سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کل ولندیزیوں نے جوگجاکارتا کو مکمل طور پر خالی کر دیا ہے۔ جمہوریہ کے لیڈروں کے ۵ جولائی کو آنے تک شہر میں قیام امن کا انتظام سلطان جوگجاکارتا کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے یقین دلایا ہے کہ وہ تبدیلی کے دورانی وقفہ میں حالات کو قابو میں رکھ سکیں گے۔ انہوں نے پہلے ہی اعلان کر دیا ہے۔ کہ اس عرصہ میں کرفیو جاری رہے گا۔ یو۔ این۔ او انڈونیشیا کمشن کے فوجی مبصرین شہر میں مقیم ہیں۔

پیرس کانفرنس میں روس کی کامیابی

ماسکو یکم جولائی۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر انڈری وشنسکی نے آج ایک بیان میں بتایا ہے کہ جرمنی اور آسٹریا کے بارے میں مغربی طاقتوں اور روس کو باہمی مراعات سے کام لینا چاہیئے۔ معاہدہ پوٹسڈم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کو پوری مراعات دیں۔ پیرس کانفرنس کے اختتام پر ایک ملاقات میں روسی وزیر خارجہ نے بتایا تھا۔ کہ اس کانفرنس میں روسی خارجہ پالیسی کو پوری فتح حاصل ہوئی ہے۔ اور مغربی طاقتوں کی تمام مساعی ناکامیاب ہو گئیں۔ روسی پالیسی کی کامیابی کی یہ دلیل ہے۔ کہ جرمنی کے حصے بخرے نہیں کئے جا سکے۔

گلاب دیوی ٹی۔ بی ہسپتال میں عام مریضوں کے داخلے پر پابندی

پولیس اور سابق فوجیوں کو ترجیح دی جائیگی

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور یکم جولائی۔ مغربی پنجاب میں تپدق کا مرض جس رفتار سے پھیل رہا ہے۔ اس کے پیش نظر یہ امر حیرت کا باعث تھا۔ کہ گلاب دیوی ٹی۔ بی ہسپتال میں ۶۸ مریضوں کی گنجائش کے باوجود صرف ۴۳ مریض زیر علاج ہوں۔ اب تحقیق کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ چونکہ یہ مرض پولیس کے سپاہیوں میں بھی بڑھ رہا ہے۔ اس لئے محکمہ پولیس نے گلاب دیوی ہسپتال میں اپنے خرچ پر تیس مریضوں کا ایک نیا وارڈ کھولنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اسی طرح سابق فوجیوں کے لئے بھی ایک نئے وارڈ کی تعمیر کا سوال زیر غور ہے۔ چونکہ نئے وارڈوں کی تعمیر میں ایک وقت لگے گا۔ اس لئے سر دست ہسپتال میں نئے مریضوں کے داخلہ پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور اس وقت مزید ۲۴ مریضوں کی جو گنجائش ہے۔ وہ پولیس کے سپاہیوں اور سابق فوجیوں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔ یاد رہے ہر دو محکمے اپنے اپنے مریضوں کا تمام خرچ خود برداشت کریں گے۔

مشیروں کے تقرر کے بعد صوبائی حکومت مسلم لیگ کی اپنی حکومت ہوگی

اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے سلسلے میں شیخ صادق حسن کا بیان

(الفضل کے سٹاف رپورٹر سے)

لاہور یکم جولائی۔ صوبہ مسلم لیگ کے نائب صدر شیخ صادق حسن نے آج ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے سلسلے میں صوبہ مسلم لیگ نے حال ہی میں ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی کی طرف سے صوبہ مسلم لیگ کے دفتر میں آج سے ایک علیحدہ آفس قائم کر دیا گیا ہے۔ یہ دفتر مختلف ذرائع سے حاصل کردہ اطلاعات کو حکومت تک پہنچا کر اسے توجہ دلائے گا۔ کہ وہ ان اطلاعات کی روشنی میں بازیابی کے متعلق ضروری کارروائی عمل میں لائے۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حکومت پر یہ بھی زور دیا جائے گا۔ کہ وہ بازیابی کے محکمہ کو زیادہ مضبوط بنائے اور اس کا چارج ایک ایسے افسر کے سپرد کرے کہ جو تمام وقت اسی کام کے لئے وقف کر سکے۔ اور محض ضمنی حیثیت میں اس کام کو سرانجام نہ دے۔ نیز مشرقی پنجاب میں مسلمان عورتوں کی بازیابی کا جائزہ لینے کے لئے حکومت کی وساطت سے تین عورتوں پر مشتمل ایک وفد جالندھر بھیجا جائے گا۔ جو وہاں کام کی رفتار کے متعلق رپورٹ کرے گا۔ اور دیکھیگا۔ کہ بازیابی کی مہم کو تیز کرنے کے لئے کیا عملی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہمیں حکومت سے تعاون کی قوی امید ہے۔ کیونکہ مشیروں کے تقرر کے بعد صوبے میں مسلم لیگ کی اپنی حکومت ہوگی۔ خان ممدوٹ کی حکومت اگرچہ کہنے کو مسلم لیگ کی حکومت تھی۔ لیکن درحقیقت اس کا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہ تھا۔

ہائیڈرو الیکٹرک لیبر یونین لاہور ڈویژن کے نئے عہدیداروں کا انتخاب

انڈسٹریل ڈسپیوٹ ایکٹ کے فوری نفاذ کا مطالبہ

(الفضل کے اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور یکم جولائی۔ کل شام ہائیڈرو الیکٹرک لیبر یونین لاہور ڈویژن کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف سب ڈویژنوں کے اڑھائی سو نمائندگان نے شرکت کی۔ یہ اجلاس نئے انتخابات کے سلسلے میں بلایا گیا تھا۔ چنانچہ متفقہ طور پر تمام کے تمام پرانے عہدیداروں کو از سر نو منتخب کر لیا گیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ تمام ڈویژنوں میں اسی طرح انتخابات عمل میں لائے جائیں گے۔ جس کے بعد ہائیڈرو الیکٹرک لیبر یونین کے مرکزی عہدیداروں کا انتخاب ہوگا۔

کہا جاتا ہے۔ کہ محکمہ بجلی کے حکام نے ہائیڈرو الیکٹرک سنٹرل لیبر یونین کو تسلیم کرنے سے اس لئے انکار کر دیا ہے۔ کہ اس کے موجودہ عہدیدار ان کے نزدیک ملازمین کے اصل نمائندے نہیں ہیں۔ چنانچہ اس اشکال کو حل کرنے کے لئے یونین نے تمام ڈویژنوں میں نئے انتخابات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ملازمین کے اصل نمائندے آگے آجائیں اور محکمہ کی طرف سے جو اعتراض اٹھایا گیا ہے۔ اس کا ازالہ ہو جائے۔ جلسہ میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ انڈسٹریل ڈسپیوٹ ایکٹ جلد نافذ کیا جائے۔ تاکہ ملازمین اپنے مطالبات کو جائز طریق پر منوانے کے لئے اس کی روشنی میں اپنی جد و جہد کو جاری رکھ سکیں۔

یورپ کی اقتصادی بحالی کے منصوبے

پیرس یکم جولائی۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے پختہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ برطانیہ کے ڈالر اور سونے کے ذخائر کو تلف ہونے سے بچا لیا جائے۔ اس ضمن میں بلجیم نے برطانیہ کو قرضہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ قرضہ کی رقم ایک کروڑ دس لاکھ سٹرلنگ کے لگ بھگ ہے۔ مارشل کی امداد حاصل کرنے والے ۱۹ ممالک آج پیرس میں ایک تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ اس اجلاس کا مقصد یورپ کی اقتصادی بحالی کے لئے نئی سکیم مرتب کرنا ہے۔

مسٹر نہرو کینیڈا جائیں گے

نئی دہلی یکم جولائی۔ مسٹر نہرو نے کینیڈا کے وزیر اعظم کی اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ کہ وہ اکتوبر میں جب امریکہ آئیں۔ تو واپسی سے قبل کینیڈا میں بھی کچھ عرصہ قیام کریں۔

قومی چین کے ہوائی جہازوں کی شنگھائی پر بمباری

شنگھائی یکم جولائی۔ پرسوں رات قومی چین کے لبریٹر ہوائی جہازوں نے متواتر دو گھنٹوں تک شنگھائی پر بمباری کی۔ بمباری سے شہر میں سخت افراتفری پھیل گئی۔ بمباری سے سب سے زیادہ نقصان مزدوروں کی جھونپڑیوں کو پہنچا ہے۔ شنگھائی خالی کرنے کے بعد قومی حکومت نے چھٹی بار بندرگاہ پر بمباری کی ہے۔ اشتراکی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اشتراکی مقبوضہ چین کے سو سے زیادہ شہروں میں ٹیلیفون اور تار کا انتظام بحال ہو گیا ہے۔ اشتراکی فوج میں طلباء کافی تعداد میں شریک ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ تین سے زیادہ غیر ملکیوں نے اشتراکی حکومت سے درآمد اور برآمد کی تجارت کرنے کے لئے اجازت مانگی ہے۔ ان پر غور کرنے کے لئے اشتراکیوں نے